Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

منگل
2- جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد46-81 نمبر2 منگل 10 شعبان-1416ھ' 2 صلح 1375ہش' 2- جنوری 1996ء

محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ 31- دسمبر 1995ء محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کو آج بعد ظہر بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ 30- دسمبر 1995 کو 3 بجے سہ پہر وفات پا گئے تھے۔ دو بجے دن بیت المبارک میں ظہر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اس میں اہل ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں جہاں نمایاں خادمان دین دفن ہیں۔ سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص اور خادم دین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل میں انسان کے ایمان کی تازگی اسی وقت شروع ہوتی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ ہی پر ایمان لاتا ہے اسی وقت اس کے گناہ دور ہونے لگتے ہیں۔ حقیقی ایمان جب تک پیدا نہیں ہوتا گناہ کی زہر سے انسان بچ نہیں سکتا۔ میرے نزدیک ایمان کی شناخت کا یہی بڑا معیار ہے اور ہر شخص اپنے ایمان کو اس پر آزما سکتا ہے اس لئے دلیل ظاہر ہے کہ جو لوگ سم الفار کو زہر سمجھتے ہیں وہ اسے نہیں کھاتے' اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اس کو کھا کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اسی طرح پر گناہ بھی ایک زہریلا پھل ہے جسے کھاتے ہی انسان مرجاتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو انسان اس پھل کے نزدیک جانے سے ڈرتا ہے۔ اس پر اس کی ہلاکت کی تاثیروں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بے حیائی اور کھلی بدکاری کی بیماری جو دنیا میں پھیل رہی ہے یہ دہریت کے روگ سے شروع ہوئی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 312)

عفو دین کا مغز اور روح ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نے بہت دفعہ تحقیق کر کے دیکھا ہے جتنے جھگڑے اور اختلاف ہوتے ہیں ان کی وجہ ایسی حقیر اور معمولی ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے عقلمند انسان کس طرح اس کی بنا پر جھگڑا پیدا کر سکتا ہے۔ اور جب کوئی سمجھدار اور معاملہ فہم شخص اس جھگڑے کے فیصلہ کے لئے بھیجا گیا تو بہت جلدی اس کا خاطر خواہ فیصلہ ہو گیا۔ اس وقت وہی لوگ حیرت سے کہتے ہیں۔ بہت جلدی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ فیصلہ جلدی ہونے پر تعجب نہیں۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس معمولی سی بات پر لڑائی اور جھگڑا کیوں ہوا۔ بات یہ ہوتی ہے کہ جب ایک سمجھ دار شخص اس معاملہ کو ان کے سامنے رکھتا ہے تو چونکہ وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی فطرت اور عقل ان کو ملامت کرتی ہے کہ اتنی سی بات پر لڑائی جھگڑا کیا۔ اور ان کے دل صاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں کہ معاملہ کا باآسانی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ فساد اور لڑائی کا موجب بہت کمزور ہوتا ہے اور جب اس کی کمزوری بتا دی جاتی ہے۔ تو فساد دور ہو جاتا ہے۔ بیسیوں واقعات جو میرے سامنے آئے ہیں۔ ان میں شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جس میں حقیقی نقص نظر آئے۔ عموماً نہایت چھوٹی چھوٹی اور حقیر باتوں پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بڑھتا بڑھتا یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اکٹھے (عبادت کرنا) چھوڑ دیتے ہیں۔ آپس میں بولنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہوتا ہے اس بات کا کہ ایسے لوگوں نے (دین حق) کے مغز اور روح کو نہیں سمجھا ہوتا۔ جو یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انسان اپنے بھائی کے قصور معاف کرے۔ عفو (دین حق) کا مغز اور روح ہے سزا محض شرطی طور پر جائز ہے۔ اور اس وقت جائز ہے جب سزا کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ اور اس کے بغیر فتنہ پیدا ہوتا ہو۔ لیکن نہایت عجیب بات ہے کہ لوگ خیال کرتے ہیں اپنا حق لینا خواہ جبری طور پر ہی لینا پڑے اصل حکم ہے۔ حالانکہ اصل حکم عفو ہے (دین حق) کہتا ہے جب انسان کسی پر رحم کر سکتا ہے۔ عفو کر سکتا ہے۔ تو معاف کرے۔ ایک ہی موقعہ پر اپنے حق کا مطالبہ جائز ہوتا ہے۔ جب فساد کا ڈر ہو۔ مگر اس کے لئے بھی قواعد ہیں۔ اور ان کی پابندی ضروری ہے۔ جب کوئی دیکھے کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور وہ اس میں بڑھتا جاتا ہے۔ تو اس کی طرف اوپر کے افسروں اور ذمہ دار لوگوں کو توجہ دلائے۔ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔

(از خطبہ 23- اپریل 1926ء)

اہالیان ربوہ کو سال نو کی مبارکباد

نئے سال کی آمد پر تمام اہل ربوہ کی خدمت میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے بے پایاں فضلوں' برکتوں اور رحمتوں سے جماعت احمدیہ کے لئے سال 1996ء عالمگیر فتوحات کا سال بنا دے۔

اہل ربوہ اپنے روایتی خلوص' جذبہ اور ذوق و شوق کے ساتھ سال 1995ء میں دینی فرائض نہایت احسن رنگ میں ادا کرتے رہے ہیں۔ جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خواتین اور مردوں کے علاوہ بچوں اور بچیوں نے مثالی کارکردگی کا نمونہ پیش کیا۔ تاہم ہماری بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں سال نو میں مزید توقعات کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی راہنمائی میں ہمیں ہر میدان میں نئے عزم' حوصلہ اور استقامت کے ساتھ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ سال نو میں یہی ہمارا اولین مقصد ہو گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں کے علاوہ فرائض کی ادائیگی میں عبادات کو ترجیح دیتے ہوئے موثر جدوجہد اور دلجمعی کے ساتھ جماعتی امور میں اپنی خدمات پیش کرنی ہوں گی۔

بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خصوصاً اور تمام اہل ربوہ سے درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقاصد کی جلد تکمیل کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان عظیم مقاصد کی تکمیل کے لئے مثالی کارکردگی کی سعادت حاصل کریں۔

ایاز محمود احمد خان
صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- صلح 1375 ہش 2 - جنوری 1996ء

جسم اور روح

انسان جسم اور روح سے بنا ہے۔ اس کی جسمانی ضروریات کا پورا ہونا لازمی ہے اور اس کی روحانی ضروریات کا پورا ہونا بھی لازمی ہے۔ جسمانی ضروریات پوری نہ کی جائیں تو ہمیں صاف طور پر نظر آنے لگتا ہے کہ اس کی زندگی ختم ہو رہی ہے یا اسے اور کئی طریق پر یہ زندگی بے مزہ نظر آتی ہے۔ انسان بیمار ہو جسمانی طور پر' تو اس کا علاج کیا جاتا ہے اور شائد وہ اس لئے کہ اس کی جسمانی بیماری نظر آتی ہے۔ روحانی بیماری نظر تو آتی ہے لیکن سب کو نہیں۔ صرف ایسے لوگوں کو جنہیں یقینی طور پر اس بات کا علم ہے کہ روحانی زندگی کیا ہے اور وہ کس طرح بیمار ہو سکتی ہے' کن کن باتوں کو روحانی بیماری کہا جا سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے کہ یہ بیماری سب کو نظر نہیں آتی اس لئے اس کے علاج کی طرف بھی پوری طرح توجہ نہیں ہوتی۔ انسان بعض اوقات خود بھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ روحانی طور پر مریض ہے۔ اس لئے وہ خود بھی اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ کہ اس کی روحانی زندگی کو نقصان نہ پہنچے۔ حالانکہ جس طرح جسمانی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا خیال رکھا جائے اسی طرح روحانی زندگی کے لئے بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ روحانی زندگی میں بھی انسان طاقت ور اور توانا ہو سکتا ہے اور اسی طرح مریض بھی ہو سکتا ہے یعنی اسے روحانی امراض بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ پس اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم یہ محسوس کریں اور اس بات کی طرف پوری طرح توجہ دیں کہ ہماری اپنی' ہمارے اپنوں کی' اور ہمارے ماحول میں سب کی روحانی زندگی کسی مرض میں ملوث نہ ہو۔ طاقت ور اور توانا رہے۔ اور جس طرح ہمیں جسم کی طاقت اور توانائی سے تسلی ہوتی ہے اسی طرح روحانی زندگی کی بھی توانائی اور طاقت سے ہمیں تسلی ہونی چاہئے۔ لیکن اس کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم روحانی زندگی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ بات بھی کہ کن باتوں کو روحانی بیماریاں کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے۔ تو ہم صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اسے جھوٹ کی عادت ہے۔ حالانکہ کہنا یہ چاہئے کہ روحانی طور پر اسے جھوٹ کی بیماری لگی ہوئی ہے۔ یا غیبت کرتا ہے تو یہ بھی روحانی بیماری ہے۔ لوگوں سے اس کے اچھے تعلقات نہیں ہیں تو اگرچہ اس سے جسمانی نقصان بھی ہو سکتا ہے لیکن چونکہ یہ اس کی طبیعت کے ساتھ تعلق رکھنے والی بات ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی روحانی بیماری ہے۔ پس بیماریوں کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے یعنی روحانی بیماریوں کو اور پھر انہیں دور کرنے کی ہر ممکن کوشش اس لئے کرنی چاہئے کہ جس طرح ہم اپنے جسم کو طاقتور اور توانا رکھنا چاہتے ہیں اسی طرح ہماری روح بھی طاقت ور اور توانا بنے۔

غیرتِ فن ہے مرے ذوقِ صداقت کی دلیل
میرا ہر لفظ تری طرح حسین اور جمیل
میرے احساسِ تشکّر کی زباں کہتی ہے
میرا ہر حرف ہے آدابِ محبّت کا مثیل

ابوالاقبال

دَورِ زمانہ

یہ کیا قیامت دَورِ زمانہ
اِک لمحہ عشرت غم جاودانہ

مٹتے ہیں بن بن کیا کیا کھلونے
اُف! تیری قدرت کا کارخانہ

چلتی ہے دم کی بے درد چکّی
پِستا ہے جس میں ہستی کا دانہ

ہے روح تن میں جیسے کہ طائر
کُنجِ قفس میں بے آب و دانہ

ہے یاد مجھ کو عہدِ جوانی
بھُولا نہیں وہ رنگیں زمانہ

دیکھا ہو جیسے خوابِ پریشاں
یا اِک سنا ہو غمگیں فسانہ

تنویر بن میں پھر گا رہا ہے
دل چیرتا ہے اس کا ترانہ

روشن دین تنویر

جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے۔ انسان کو عاقبت کے لئے بھی کچھ ذخیرہ چاہئے۔ میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی۔ اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ ان کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ خدا کا فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہئے' ورنہ اولاد ہی عبث ہے۔ دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اس قدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اس کی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اس کی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہئے کہ خود خدا کے ساتھ موافقت کرے۔

جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں سے اخلاق' مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھلاؤ۔ تب تمیز ہوگی دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جور نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آ جاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

الا اے کہ ہُشیاری و پاک زاد
پئے حرصِ دُنیا مدہ دیں بباد

خبردار! اے وہ جو سمجھ دار اور نیک فطرت ہے کہ دنیا کے لالچ کے پیچھے دین کو برباد نہ کر

بدیں دارِ فانی دل خود مبند
کہ دارد نہاں راحتش صد گزند

اس فانی دنیا سے اپنا دل نہ لگا کہ اس کے آرام میں سینکڑوں دکھ پوشیدہ ہیں۔

اگر باز باشد تُرا گوشِ ہوش
زِ گورت ندائے در آید بگوش

اگر تیرے ہوش کے کان کھلے ہوں۔ تو تجھے اپنی قبر سے یہ آواز سنائی دے۔

کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکرِ دُنیائے دوں کم بسوز

کہ چند روز کے بعد اے میرے لقمے تو اس ذلیل دنیا کے غم میں نہ جلا کر۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو سمجھ دار اور نیک فطرت ہے اسے چاہئے کہ دُنیا کے لالچ کے پیچھے دوڑ کر اپنے دین کو برباد نہ کرے گویا کہ سمجھ داری اور نیکیٔ فطرت کا یہ تقاضہ ہے کہ اگرچہ انسان اس دنیا کی اشیاء سے اپنی ضروریات تو پوری کرے لیکن یہ نہ ہو کہ اسے ان چیزوں کا ایسا لالچ لگ جائے کہ وہ دین کو بھلا دے۔ اور اس کی سمجھداری اور نیکیٔ فطرت پر ایک داغ لگ جائے۔ کیونکہ یہ دنیا تو فانی ہے۔ جو شخص بھی اس سے اپنا دل لگائے گا یعنی وہ لالچ کر کے اس کے پیچھے بھاگے گا اور اس کے ایسے تنعم کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے لئے اس کے آرام میں بھی بے شمار دکھ پوشیدہ ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ وہ یہ سمجھے گا کہ دنیا کا مال و منال حاصل کر کے وہ راحت پا جائے گا لیکن ایسا ہرگز ممکن نہ ہو گا۔ وہ دیکھے گا کہ ہر آرام جو اسے ملتا ہے اس کے ساتھ دکھ پوشیدہ ہیں۔ اول تو یہی بات اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو گی کہ ہر آرام عارضی ہوتا ہے۔ کسی شخص کے لئے بھی ہمیشہ کی زندگی آرام کی زندگی نہیں بن سکتی۔ جب اس سے آرام چھن جاتا ہے تو وہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ پس اس فانی دنیا کے مال و منال کے پیچھے اس لئے بھاگنا کہ اس سے آرام ملے گا۔ منفی نتائج پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ انسانی فانی ہے اور اس نے اس دنیا سے گزر جانا ہے۔ اس لئے اگر وہ ہوش مندی سے کام لے تو اسے یوں محسوس ہو گا کہ اسے اس کی آخری آرامگاہ سے آوازیں آ رہی ہیں کہ کچھ عرصے کے بعد تجھے میرے ہاں آ جانا ہے اس لئے تو میرا خیال کر اور اس ذلیل دنیا کے غم میں اپنے آپ کو پریشان نہ کر۔

الغرض ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ انسان دنیا کے مال و منال کے پیچھے اس طرح نہ بھاگے کہ دین چھوٹ جائے۔ وہ اس بات کو کبھی نگاہ سے اوجھل نہ ہونے دے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اسے سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔ اسے اس بات کا ہمیشہ خیال رہنا چاہئے کہ اس زندگی سے بعد کی زندگی کے لئے کچھ اکٹھا کر لینا چاہئے کیونکہ وہ زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس کے آرام حقیقی آرام ہیں۔ اس دنیا کی طرح نہیں کہ اس کے ہر آرام میں بہت سی تکالیف پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اشعار کو سمجھ کر ان کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

بدی کو حُسن سے دور کرنے کی کوشش کرو

بدی دیکھو تو حسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے اس کا علاج حسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حسن سے بدلنے کی کوشش۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مشاہیر مذاہب .... ملک محمد عبداللہ

نعمان بن مقرون رضی اللہ عنہ

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایرانیوں نے اپنی سلطنت کو خطرے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں ایک جرار لشکر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا۔ اور اس دفعہ انہوں نے ایسی زبردست تیاری کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ان کی آخری جدوجہد ہو گی۔ درفش کاویانی نکالا گیا یہ وہ جھنڈا تھا جس کے متعلق ایرانیوں کا عقیدہ تھا کہ جس لشکر میں یہ موجود ہو اس کی کامیابی یقینی ہے۔ چنانچہ اس کو انہوں نے نکالا اور جب لشکر کوچ کرتا تھا تو لشکر کے سردار مردان شاہ پر یہ پھریرا سایہ افگن ہوتا تھا۔

حضرت عمرؓ کو جب اس تیاری کا علم ہوا تو آپ نے مسجد نبوی میں آ کر یہ سارا معاملہ مسلمانوں کے سامنے رکھا اور مشورہ کر کے اس مہم کے لئے نعمان بن مقرون کو نامزد کیا۔ نعمانؓ تیس ہزار کی جمیعت لے کر نہاوند کے مقام کی جانب بڑھے کیونکہ یہیں پر ایرانیوں کا اجتماع تھا۔ اس معرکہ میں مسلمانوں نے بڑی شجاعت دکھائی اور تیس ہزار کی فوج نے ڈیڑھ لاکھ ایرانیوں کو خاک و خون میں لتھاڑ دیا۔ نعمان بن مقرون خود لشکر کے آگے آگے تھے اور ایسی بہادری سے لڑتے تھے کہ جس طرف جاتے تھے کشتوں کے پشتے لگا دیتے تھے۔ مقتولین کی کثرت کی وجہ سے لڑنے والوں کے گھوڑے پھسل پھسل جاتے تھے چنانچہ نعمان بن مقرون کا گھوڑا بھی ایک موقعہ پر پھسلا۔ جس سے آپ خود بھی نیچے گر پڑے۔ لشکر کے آدمی نہایت بے جگری سے لڑنے کی وجہ سے زخموں سے تو آپ پہلے ہی نڈھال تھے اس گرنے سے رہی سہی طاقت نے بھی جواب دے دیا۔ جونہی وہ گھوڑے سے گرے نعیم بن مقرون ان کے بھائی نے آگے بڑھ کر عَلم یعنی جھنڈا تھام لیا اور ان کی قبا اور کلاہ پہن کر ان کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ ان کی اس تدبیر سے نعمان کے گرنے کا علم بھی بہت کم لوگوں کو ہوا۔ مسلمانوں کے ضبط اور استقلال کی یہ شان تھی کہ حضرت نعمان نے گرتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ کوئی شخص لڑائی سے اپنی توجہ نہ ہٹائے اور اگر میں مر بھی جاؤں تو لڑائی کو چھوڑ کر میری طرف کوئی نہ آئے۔ اتفاق سے جب ایک سپاہی نے ان کی حالت کو بہت خراب دیکھا تو آپ کی طرف لپکا لیکن جونہی اس کو آپ کا فرمان یاد آیا آپ کو چھوڑ کر لڑائی میں شریک ہو گیا۔ مسلمانوں کی تعداد اگرچہ دشمنوں کے مقابل پر بہت کم تھی لیکن خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور ان کے ضبط اور تنظیم کی وجہ سے جلد ہی انہیں فتح نصیب ہوئی۔ چنانچہ نعمان بن مقرون کو نزع کی حالت میں اس فتح کی خوشخبری سنائی گئی۔ انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ حضرت عمرؓ کو اس کی فوراً اطلاع کی جائے۔ اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

مبارک احمد طاہر

میرا خاندان

1۔ خاکسار کو عرصہ 26 سال سے معلم وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

2۔ خاکسار کی اہلیہ امتہ الحفیظ صاحبہ پہلے راجن پور شہر کی صدر لجنہ تھیں۔ اب صدر لجنہ ضلع راجن پور کام کر رہی ہیں۔

4۔ خاکسار کے تایا جان حسن محمد صاحب نے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی اور قیام پاکستان کے وقت کوٹ ملک رحمت خاں ضلع شیخوپورہ جماعت کے صدر رہے۔

5۔ تایا جان کے بڑے لڑکے بھائی شریف احمد صاحب شیخوپوری قادیان میں درویش ہیں۔

6۔ ان کے داماد مکرم مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

7۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی جو کہ میری اہلیہ صاحبہ کے بھائی ہیں کافی عرصہ سے راجن پور شہر میں سیکرٹری مال ہیں ان کا نام محمد لطیف صاحب ہے۔

8۔ دوسرے بھائی عزیزم لئیق احمد صاحب طاہر قائد ضلع راجن پور کے طور پر کام کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور تین سال صدر جماعت راجن پور شہر رہے۔

9۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ناظم اطفال ضلع راجن پور اور جنرل سیکرٹری ضلع راجن پور ہیں۔

10۔ خاکسار کے بھانجے مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

11۔ دوسرے بھانجے مکرم نسیم احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ راجن پور ہیں۔

12۔ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری واقفین نو ہیں۔

13۔ ان سب کے چھوٹے بھائی مکرم محمد انور صاحب قائد خدام الاحمدیہ راجن پور شہر ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

6- فروری 1939ء کو فرمایا:-

خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس اس لحاظ سے پہلا اجلاس ہے کہ اس میں باہر سے بھی دوست تشریف لائے ہیں- گو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کے آنے کی وجہ سے پورے طور پر خوش ہوں کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے بہت کم دوست باہر سے آئے ہیں- اور خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے- شائد کل تعداد کا چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا نواں بلکہ دسواں حصہ آیا ہے- جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس مجلس میں بیٹھنے والے اکثر دوست گورداسپور کے ضلع کے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر زمیندار ہیں- جن کے لئے پیدل سفر کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا- ان کا اس جگہ آنا زمینداروں کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے بے شک ایک قابل قدر قربانی ہے- مگر ان کے آنے کی وجہ سے اس مجلس کے افراد کی تعداد کا بڑھ جانا دوسرے شہروں کے خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی خوش کن امر نہیں ہو سکتا- جہاں تک میں سمجھتا ہوں اور ان رپورٹوں سے جو میرے پاس پہنچتی رہی ہیں اندازہ لگا سکتا ہوں گورداسپور کو چھوڑ کر بیرون جات سے دو اڑھائی سو آدمی آیا ہو گا- اور یہ تعداد خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی قریب میں ہی جلسہ سالانہ گزرا ہے- لیکن نوجوانوں کی ہمت اور ان کا ولولہ اور جوش ان باتوں کو نہیں دیکھا کرتا- یہ جلسہ تو ایک مہینے کے بعد ہوا ہے- میں جانتا ہوں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں کئی نوجوان ایسے تھے جو لاہور سے ہر اتوار کو باقاعدہ قادیان پہنچ جایا کرتے تھے- مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب ان دنوں کالج میں پڑھتے تھے- مگر ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ ایک اتوار کو وہ کسی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مجھ سے پوچھا محمود فتح محمد اس دفعہ نہیں آیا- گویا ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان کے ایک اتوار کے دن نہ آنے پر تعجب ہوا- اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ کیوں نہیں آئے- وہ بھی کالج کے طالب علم تھے- کالج میں پڑھتے تھے- اور ان کے لئے بھی کئی قسم کے کام تھے- اور وہ فیل بھی نہیں ہوتے تھے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ پڑھتے نہیں ہوں گے پھر وہ کوئی ایسے مالدار بھی نہیں تھے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ انہیں اڑانے کے لئے کافی روپیہ ملتا ہو گا- میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کے کالجوں کے جو سٹوڈنٹس یہاں آئے ہوئے ہیں یا نہیں آئے ان میں سے 90 فی صدی وہ ہوتے ہیں جن کو اس سے زیادہ گذارہ ملتا ہے جتنا چوہدری فتح محمد صاحب ملا کرتا تھا- مگر وہ باقاعدہ ہر اتوار کو قادیان آیا کرتے تھے- اسی طرح اور بھی کئی طالب علم تھے جو قایادن آیا کرتے تھے- گو اتنی باقاعدگی سے نہیں آتے تھے- مگر بہر حال کثرت سے آتے تھے- اس وقت لاہور میں احمدی طالب علم دس بارہ تھے- میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک دو کو مستثنٰی کرتے ہوئے باقی دس میں سے دو تین تو ایسے تھے کہ وہ ہفتہ وار یا تقریباً ہفتہ وار قادیان آیا کرتے تھے- اور نصف تعداد ایسے طالب علموں کی تھی جو مہینے میں ایک دفعہ یا دو دفعہ قادیان آتے تھے اور باقی سال میں چار پانچ دفعہ قادیان میں آجاتے تھے اور بعض دفعہ کوئی ایسا بھی نکل آتا جو صرف جلسہ سالانہ پر آجاتا تھا- لیکن اب صرف بیس پچیس فی صدی طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو قادیان میں سال بھر میں ایک دفعہ آتے ہیں- یا ایک دفعہ بھی نہیں آتے- آخر یہ فرق اور امتیاز کیوں ہے- میں نے کہا ہے کہ اگر تمہاری مالی حالت ان لڑکوں سے کمزور ہوتی جو اس وقت کالجوں میں پڑھتے تھے تو میں سمجھتا کہ یہ مالی حالت کا نتیجہ ہے- اور اگر یہ بات ہوتی کہ اب تمہیں دین کے سیکھنے کی ضرورت نہیں رہی- تمہارے لئے اس قدر اعلیٰ درجہ کے روحانی سامان لاہور اور امرتسر اور دوسرے شہروں میں موجود ہیں کہ تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں تو پھر بھی میں سمجھتا کہ یہ بات کسی حد تک محفوظ ہے- لیکن اگر نہ تو یہ بات ہے کہ تمہاری مالی حالت ان سے خراب ہے- اور نہ یہ بات درست ہے کہ باہر ایسے سامان موجود ہیں جن کی موجودگی میں تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں اور اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ قادیان کا سفر بالکل آسان ہے یہ بات میری سمجھ سے بالکل بالا ہے کہ کیوں ہماری جماعت کے نوجوانوں میں اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے- پہلے شام کی گاڑی سے ہمارے طالب علم بٹالہ میں اترتے اور گاڑی سے اتر کر راتوں رات پیدل چل کر قادیان پہنچ جاتے یا آٹھ نو بجے صبح اترتے تو بارہ ایک بجے دوپہر کو قادیان پہنچ جاتے تھے- طالب علم ہونے کی وجہ سے بالعموم ان کے پاس اتنے کرائے نہیں ہوتے تھے کہ یکہ یا ٹانگہ لے سکیں- ایسے بھی ہوتے تھے جو یکوں میں آجایا کرتے تھے- مگر ایسے طالب علم بھی تھے جو پیدل آتے اور پیدل جاتے تھے- مگر اب ریل کی وجہ سے بہت سہولت ہو گئی ہے- ریل وقت بچالیتی ہے- ریل کوفت سے بچالیتی ہے- ریل کا کرایہ جو آج کل بٹالہ سے قادیان تک ہے وہ اس کرائے سے نصف کے قریب ہے جو ان دنوں یکہ والے وصول کیا کرتے تھے اس زمانہ میں ڈیڑھ دو روپیہ میں یکہ آیا کرتا تھا- اور ایک یکہ میں تین سواریاں ہوا کرتی تھیں- گویا کم از کم آٹھ آنے ایک آدمی کا ایک طرف کا کرایہ ہوتا تھا مگر آج کل چھ سات آنے میں بٹالہ کا آنا جانا ہو جاتا ہے- تو جو دقتیں مالی لحاظ سے پیش آسکتی تھیں یا وقت کے لحاظ سے پیش آسکتی تھیں- وہ کم ہو گئی ہیں- اور جو ضرورتیں قادیان آنے کے متعلق تھیں وہ ویسی ہی قائم ہیں-

پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس اجتماع میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں- اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام لاحمدیہ کی طرف سے ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں- اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے- جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا- مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے باہر سے آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے- اگر گورداسپور کے دیہات کے افراد نہ آجاتے اور قادیان کے لوگ بھی اسی جلسہ میں شامل نہ ہو جاتے تو یہ جلسہ اپنی ذات میں ایک نہایت ہی چھوٹا سا جلسہ ہوتا- اور ایسا ہی ہوتا جیسا مدرسہ احمدیہ یا ہائی سکول میں طالب علموں کے جلسے ہوتے ہیں- بلکہ ان سے بھی چھوٹا- میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہیں- موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا ہے- دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی وہ عمارت جو تمہیں اس وقت دکھائی دے رہی ہے اس کی صفائی کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے-

اس کی لپائی کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- اس کے پوچنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- اس پر رنگ و روغن کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- اس کی کونسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے- بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اپنی زندگیوں میں (دینی) تعلیم کا کامل نمونہ پیش کر کے توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت دنیا میں دین حق کے خلاف کھڑی ہے- ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو انسان نے اس دنیا میں بنایا ہے- اسے زمین کے ساتھ لگا دو بلکہ اس کی بنیادیں تک اکھاڑ کر پھینک دو- اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ (-) نے دنیا کو دیا ہے- یہ کام ہے جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تھا- اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں- ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشے میں ہم جائیں- دنیا کی جس گلی میں سے ہم گزریں- دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں وہاں ہمیں جو کچھ دین حق کے خلاف نظر آتا ہے اپنے نیک نمونہ سے اسے مٹا کر اس کی جگہ ایک ایسی عمارت بنانا جو کلام الٰہی کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو ہمارا کام ہے-

پس تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا چلن اور تمہارا قول اور تمہارا طریق اسی وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے........ اسی وقت زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے جب دنیا میں ایک خدانما وجود بنو-

---

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-

"ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو- کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے- کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے- خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو- تم خدا تک پہنچنے کے لئے پورا زور لگاؤ- خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو- تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو- بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو- ان کی خدمت کرو- ان کے حقوق ان کو دو- کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے- اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے تو کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم نہیں کر سکتی-

پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم ہے- ہر فرد کی ذمہ داری ہے- وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا- اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی کسی اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے- خدا پیار کرنا چاہے اور غیر اللہ میں سے کوئی ہستی اس پیار میں روک بن جائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول حسرت جو کروڑوں سال پہلے کا دن - تاریخ بتاتے ہیں

مکرم حمید اللہ خاں صاحب افغانی سہارنپور کے ہمراہ سہارنپور کے ایک نوجوان مقبول حسرت صاحب تحقیق حق کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے مقبول حسرت نہایت سنجیدہ۔ سمجھ دار اور حلیم الطبع نوجوان ہیں۔ مقبول حسرت کی عمر 21 سال ہے عزیز موصوف مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی کے بیٹے کے ساتھ کالج میں زیر تعلیم ہیں چھوٹی سی عمر میں عزیز مقبول حسرت نے سائنس کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کرنے سے قبل ہی اپنے ذہن سے ایک ایسا حیران کن کیلنڈر تیار کر لیا ہے جس سے ہزار دو ہزار سال نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں سال پہلے کی اس تاریخ کا بھی دن معلوم کیا جا سکتا ہے جب اس زمین پر انسان کی تخلیق نہیں ہوئی تھی یعنی جب دن تاریخ اور ماہ و سال کا تصور بھی نہیں تھا۔

عزیز مقبول جب پرائمری کے طالب علم تھے ایک روز ایک استاد نے اپنی کلاس میں بتایا کہ زمین کی عمر چار ارب پچاس کروڑ سال ہے مقبول کا ننھا دماغ سوچنے لگا کہ اگر زمین کی عمر اتنی ہے تو اس کی پیدائش کا دن کون سا ہو گا۔ حسرت نے جب یہ سوال استاد سے کیا تو انہوں نے اسے ڈانٹ دیا کہ یہ کیا واہیات سوال ہے مگر مقبول کا دماغ اس سوال میں الجھا رہا اور اس نے اس کے لئے مختلف کتب پڑھیں حساب کتاب کے بہت سے تجربے کئے اور بالآخر چار سال کے بعد مقبول ایک ایسا کیلنڈر تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا جو لامتناہی ہے موجودہ عیسوی کیلنڈر تیار کرنے کی کسی بھی تاریخ کا دن مقبول کے اس کیلنڈر کی مدد سے معلوم کیا سکتا ہے چاہے وہ کروڑوں اربوں سال پہلے کا ہو یا بعد کا۔

کیلنڈر 120 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں علم ریاضی کے پانچ مختلف طریقے اور 41 فارمولے تیار کئے گئے ہیں بقول مقبول حسرت دنیا کا یہ اس نوعیت کا پہلا کیلنڈر ہے۔

علم ریاضی اور تاریخ کے زاویوں سے اس کیلنڈر کی کیا اہمیت ہے اس کا صحیح اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا ہے۔ تحقیقی اداروں کو بھی اس کیلنڈر کے ایجاد ہونے کی خبر نہیں ہے۔ لیکن مقبول نے اس کی نقول کئی سرکاری اداروں کو بھیج دی ہیں اور انہیں پوری امید ہے کہ ان کی اس ایجاد اور اس کی افادیت کو بالآخر ایک روز ضرور تسلیم کر لیا جائے گا۔

عجیب بات یہ ہے کہ مقبول حسرت نے اپنے اس کیلنڈر کی رو سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا کی تخلیق کا دن جمعہ تھا۔ مقبول حسرت کی اس ایجاد کی خبریں، قومی آواز دہلی۔ دینک دون درپن سہارنپور دینک دشومانو دینک جاگرن میرٹھ ہفتہ وار دہرادون اور ان دنوں امر اجالا قومی آواز لکھنؤ۔ ملی اتحاد آندھرا جمعیت ٹائمس مہاراشٹر وغیرہ میں شائع ہوئی ہیں۔

اسی طرح جے دی جین کے کالج کے پروفیسر ڈاکٹر دی۔ سی گپتا جو اس کالج میں میتھے میٹکس کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہیں نے مقبول حسرت کی اس ایجاد کو نئی اور انوکھی قرار دیا ہے۔ عزیز مقبول حسرت اپنی اس خداداد صلاحیت اور ایجاد کو گنیز ورلڈ بک میں ریکارڈ کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ کرے کہ عزیز موصوف کی (-) یہ نئی ایجاد ان کے لئے آئندہ کئی ایجادات کا پیش خیمہ ہو۔ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ ڈکشنری آف جغرافیہ (W.G.Moore) 1963ء تھرڈ ایڈیشن صفحہ نمبر 30 میں گرے گوری سائنس کے مطابق جو صدی 400 سے تقسیم ہوتی ہے وہ 366 دن کی ہوتی ہے جبکہ مقبول حسرت کے اس کیلنڈر کے مطابق جو صدی 400 سے تقسیم ہوئی ہے وہ 366 دن کی بھی ہوگی اور 365 دن کی بھی ہوگی اور 364 دن کی بھی ہوگی۔

(ہفت روزہ "بدر" 24- اگست 95ء)

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقف جدید کی تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو.... اس چندہ میں حصہ نہ لے"

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔ "رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمت کمانے کا سامان کر دیا ہے۔"

"وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔"

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع وقف جدید کی کامیابی کے بارے میں ایک خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وقف جدید کی تحریک کہتی ہے میرا بس کوئی نہیں۔ چاہوں بھی تو رک نہیں سکتی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فضل ہے جو مجھے بڑھاتے ہوئے آگے لے جا رہا ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ خدا کرے جن معنوں میں میں نے اس کی تعبیر سوچی ہے اللہ انہی معنوں میں ہماری توقعات سے بڑھ کر اس تعبیر کو پورا فرمائے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے منصب (امامت) پر فائز نہیں فرمایا میں اس وقت (1957) سے لے کر آخر تک وقف جدید میں ایک خادم کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اس پہلو سے اس تحریک سے مجھے ایک زائد قلبی وابستگی بھی ہے۔ اور یہ اعلان کرتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دن دگنی، رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس کا فیض زیادہ وسیع ممالک پر محیط ہو رہا ہے۔

وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں۔ ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل 12- فروری 1977ء)

○ مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا کلام الٰہی کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم کلام الٰہی اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں نیٹو کی افواج

بوسنیا میں ڈیٹن امن معاہدے کے تحت نیٹو کی افواج اپنے پروگرام کے مطابق داخل ہو رہی ہیں۔ اور نیٹو کے ترجمان کا کہنا ہے کہ سارا کام منصوبے کے عین مطابق جاری ہے۔ بلکہ شیڈول سے بھی جلدی طے پا رہا ہے۔ اور ابھی تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

منصوبے کے مطابق نیٹو کی افواج بوسنیا کے سب سے زیادہ نازک حصے میں کامیابی سے داخل ہو گئی ہیں۔ یہ ہے دارالحکومت سرائیوو کے اردگرد کی جگہوں سے سربیا اور بوسنیا کی مسلح افواج کی واپسی۔ ان جگہوں سے سربیا کی افواج پیچھے ہٹ گئی ہیں اور بوسنیا کی افواج نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی ہے۔ جنگ کے 43 مہینوں یعنی ساڑھے تین سال میں یہ جگہ سب سے زیادہ شدید جنگ کا مرکز رہی ہے۔ اور اس جگہ سے سربیا کی افواج کو ہٹانے کا مرحلہ گویا امن کو فیصلہ کن موڑ دینے کا مرحلہ تھا۔ اب یہ جگہ نیٹو کی افواج کے فرانسیسی دستوں نے سنبھالی ہے۔ نیٹو کی افواج کی کل تعداد یعنی ساٹھ ہزار کا نصف اب تک بوسنیا میں طے شدہ جگہوں پر اپنی پوزیشنیں سنبھال چکی ہے۔ اور باقی افواج بھی پروگرام کے مطابق آ رہی ہیں۔ نیٹو کی یہ افواج قریباً ایک سال تک یہاں رہیں گی۔ جس کے بعد کیا ہو گا؟ یہ سوال سبھی ذہنوں کو پریشان کر رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک قرارداد کے ذریعے بوسنیا پر سے اسلحہ حاصل کرنے کی پابندی ختم کی جا چکی ہے۔ اور اسی طرح سربیا اور سابق یوگوسلاویہ کے دوسرے حصوں پر سے اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیاں بھی ختم کی جا چکی ہیں۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مستقبل میں بوسنیا کو اسلحہ اور فوج کے ذریعے اتنا مضبوط بنا دیا جائے کہ سربیا اس پر دوبارہ حملہ کر کے جنگ نہ چھیڑ سکے۔ ابھی تک بوسنیا کو مسلح کرنے کے بارے میں کوئی ٹھوس پیش رفت نہیں ہوئی۔

○○○

اسرائیل شام مذاکرات

اسرائیل اور شام کے درمیان واشنگٹن میں امن مذاکرات 27۔ دسمبر کو شروع ہو گئے ہیں۔ اسرائیل کے وفد کے سربراہ نے بتایا ہے کہ انہیں پوری امید ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان سمجھوتہ طے پا جائے گا۔ کیونکہ شام اب سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہو چکا ہے۔ شام کی طرف سے ابھی تک مذاکرات کی کامیابی کے بارے میں کسی ٹھوس رد عمل کا اظہار نہیں ہوا۔ جیسا کہ ان کالموں میں پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ مذاکرات جون 1995ء سے معطل تھے۔ اور مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنے کی امریکہ کی بار بار کی کوششیں ناکام ہو چکی تھیں۔ اس میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کی شٹل ڈپلومیسی بھی شامل تھی۔

اسرائیل کے نئے وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے اپنے عہدے کا منصب سنبھالنے کے بعد شام کے ساتھ تعلقات کو ترجیحی معاملات میں شامل کیا۔ اسرائیل اپنا موقف نرم کر کے شام کے قریب آ چکا ہے اور شام کے بارے میں بھی امید کی جا رہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سمجھوتہ تک پہنچنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہے۔

شام کے ساتھ سمجھوتہ طے پا جانے کی صورت میں لبنان کے ساتھ بھی ایسا ہی معاہدہ ہو جائے گا۔ چونکہ لبنان ہمیشہ شام کے زیر اثر رہا ہے اس لئے شام کے ساتھ معاہدہ کے بعد لبنان کا معاہدہ کر لینا قریباً طے سمجھا جا رہا ہے۔ ان دونوں ملکوں سے امن سمجھوتے کے بعد اسرائیل تمام عرب ممالک سے ایک مشترکہ امن سمجھوتے پر دستخط کرے گا۔ جس کے بعد مشرق وسطی میں ماضی کے قریباً 45 سال پرانے مسئلے کا حتمی حل طے پا جائے گا۔ اتنے بڑے عالمی مسئلے کے حل کے بعد دنیا کی توجہ کشمیر کے مسئلے کے حل کی طرف مرکوز ہو جانی چاہئے کیونکہ بوسنیا کا تنازعہ بھی طے ہو چکا ہے۔ اور دنیا میں کوئی اور بڑا تنازعہ باقی نہ رہے گا۔

○○○

رملہ میں بھی فلسطینی اقتدار

اسرائیل کی فوج دریائے اردن کے مغربی کنارے کے ایک اور قصبے سے بھی نکل گئی ہے۔ یہ قصبہ رملہ ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فوج نے اطراف کے پانچ دیہات کو بھی خالی کر دیا ہے۔ 28 سال تک اسرائیل کا ان علاقوں پر قبضہ رہا۔ لیکن یاسر عرفات کی پالیسی کے باعث ایک بھی گولی چلائے بغیر یہ سارے علاقے ایک ایک کر کے فلسطینی اقتدار میں شامل ہو رہے ہیں۔

یاسر عرفات کی کامیابی نے فلسطینی انتہاپسندوں کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ جو آج بھی اسرائیل کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ ان میں مسلمان انتہاپسندوں کی تنظیمیں حماس اور اسلامک جہاد گروپ بھی شامل ہیں جو اسرائیل میں قتل وغارت کی کارروائیاں کرتی رہی ہیں۔

امن معاہدے کے تحت یہ چھٹا قصبہ ہے جو اسرائیل کی افواج نے خالی کر دیا ہے۔ قصبے کے

باقی صفحہ 7 پر

محمد محمود طاہر

ترقی کا ایک سال

سال 1995ء اپنی تاریخ رقم کرنے کے بعد رخصت ہوا اور اب ہم نئے سال 1996ء میں داخل ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ یہ سال ہم سب کے لئے اور پوری انسانیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس سال مظلوموں کو ظالم کے ظلم سے نجات مل جائے۔

گزرنے والے سال میں دنیا کے اندر کئی عالمی نوعیت کے واقعات رونما ہوئے۔ بوسنیا کا ملک جو کئی سالوں سے پوری دنیا کے لئے ایک سوالیہ نشان بن گیا تھا جہاں ظلم و جبر کی وہ داستان دہرائی گئی جس کی مثال موجودہ زمانہ میں کہیں اور ملنا مشکل ہے۔ وہاں کے لوگ گھروں سے بے دخل ہوئے۔ مائیں اپنے جگر گوشوں سے اور بچے اپنے والدین سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوئے۔ بالآخر رخصت ہونے والے سال کے اختتام پر فی الحال سربوں کی بربریت کا خاتمہ ہوا اور دونوں ریاستوں نے ایک دوسرے کو تسلیم کر کے امریکہ میں ہونے والے معاہدہ امن پر دستخط کر دیئے۔ خدا کرے کہ نیا سال بوسنیا کی ریاست کے لئے حقیقی امن کا پیغام لانے والا ہو اور یہ ملک اپنی تباہ حالیوں سے نکل کر امن و سکون کے ماحول میں شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جائے۔

ہمارا ہمسایہ ملک افغانستان گذرنے والے سال میں اقتدار کی جنگ کی وجہ سے مسلسل میدان جنگ بنا رہا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ وہاں امن تب ہی قائم ہو سکے گا جب وہاں کے متحارب گروپ اقتدار کی جنگ چھوڑ کر امن کے لئے مشترکہ کوشش کریں گے۔ اسرائیل میں گزشتہ سال اہم واقعہ رونما ہوا جب وہاں کے وزیر اعظم اسحاق رابن کو ایک یہودی نوجوان نے عوامی جلسہ میں قتل کر دیا۔ ان کے قتل پر عالمی لیڈروں نے افسوس کا اظہار کیا کیونکہ وہ حصول امن کے لئے اور فلسطینیوں کو آزادانہ حقوق دینے کے لئے کوشاں تھے۔ سری لنکا کی حکومت نے اپنے ملک میں امن قائم کرنے کی خاطر متحارب گروپ تامل ٹائیگرز کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کی اور ان کے بیشتر علاقوں سے ان کا صفایا کر دیا۔ اکثر عالمی حلقوں نے اس اقدام کو سری لنکن حکومت کی کامیابی قرار دیا ہے۔

برصغیر پاک و ہند اپنے کئی داخلی و خارجی متنازعہ مسائل میں الجھتے رہے اور ان کو حل کرنے کے لئے مذاکرات کی سنجیدہ کوششوں کا فقدان رہا۔ وادی کشمیر اپنے حق خودارادیت سے بدستور محروم رہی۔ اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کروانے کے لئے پاکستان نے عالمی سطح پر اپنی سفارتی کوششوں میں مزید تیزی پیدا کی۔

پاکستان میں امن و امان کی صورت حال میں تشویش پیدا ہوئی خصوصاً پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی پورا سال سرکاری و عوامی حلقوں میں موضوع بنا رہا۔ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہوا اس کے خاتمہ کے لئے حکومت نے کئی طرح کے اقدامات بھی کئے تا لوگوں میں مذہبی منافرت نہ پھیلنے پائے۔

دنیا کے کئی ممالک میں معاشی بحران کی وجہ سے ملازمین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا امریکہ اور فرانس جیسے ترقی یافتہ ممالک بھی اس پریشانی سے دوچار رہے۔ فرانس میں ہڑتالوں کی وجہ سے روزمرہ معمولات میں خلل پڑا۔ عراق اور لیبیا پر عالمی اقتصادی پابندیوں کا سلسلہ جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کے لئے گزرنے والا سال گزشتہ سالوں کی طرح ہمارے لئے ترقیوں کے نئے دروازے کھولتا ہوا اور ہمیں مزید خوشخبریاں دیتے ہوئے رخصت ہوا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء کے موقع پر جماعت نے عظیم الشان پر کیف، روح پرور اور ایمان افروز فتوحات کے نظارے دیکھے۔ جنہوں نے ہمارے حوصلے اور بلند کر دئے۔ اور ہمارے لئے سمت کا تعین بھی کر دیا۔

خدا کرے کہ نیا سال بنی نوع انسان کی بھلائی کا سال ہو اور حل طلب مسائل اس سال حل ہو جائیں دنیا میں امن قائم ہو اور مظلوم کو ظالم سے نجات مل جائے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب عالمی طاقتیں اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر غریب اور ترقی پذیر ممالک کے لئے انصاف پر مبنی فیصلے کریں۔ ہر خطے کے لئے انصاف کا ایک ہی پیمانہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ مشرق وسطی میں معیار الگ ہو اور افریقہ میں الگ۔ برصغیر کے لئے پیمانہ دوسرا ہو اور یورپ کے لئے انصاف کا پیمانہ بدل جائے۔

نئے سال کی آمد پر دنیا میں کئی طریقوں سے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں مختلف محافل سجتی ہیں اور تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ نئے سال کی آمد کو ایک تفریح اور تقریب کا موقع سمجھا جاتا ہے۔ کہیں رقص و سرود کی محافل سجتی ہیں تو کہیں اکل و شرب کی تقریبات پیدا کی جاتی ہیں تاکہ نیا سال منایا جائے۔ لیکن اس کی حقیقی خوشی اسی عزم کی صورت میں منائی جا سکتی ہے کہ ہم یہ پختہ ارادہ باندھتے ہوئے نئے سال کا استقبال کریں کہ ہمارا قدم گزشتہ سے آگے ہو گا۔ گزشتہ سال کی خامیوں کو دور کرتے ہوئے نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ سال نو میں قدم رکھیں گے۔ تب ہم نئے سال کی خوشی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ خوشی یقیناً دوررس نتائج کی حامل ہو گی۔ خدا کرے کہ ہم نئے سال میں نئی امنگوں اور ولولوں کے ساتھ اپنی منزل کی نشاندہی کرتے ہوئے داخل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ 6

ہزاروں باشندے گھروں سے باہر نکل آئے اور ناچ اور گا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

○○○

ترکی میں مخلوط حکومت

ترکی کے عام انتخابات میں اگرچہ اسلامی رفاہ پارٹی نے معمولی فرق کے ساتھ اکثریت حاصل کر لی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اقتدار اس پارٹی کے نصیب میں نہیں ہے کیونکہ سابق وزیر اعظم تانسو چیلر کی پارٹی' ٹروپاتھ پارٹی اور ایک اپوزیشن پارٹی مدر لینڈ پارٹی نے مل کر مخلوط حکومت قائم کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعوئی کیا ہے کہ بائیں بازو کی بعض چھوٹی جماعتوں نے بھی ان کی حمایت کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ اگر ایسا ہونا ممکن ہوا تو اسلامی نظریات کی حامل رفاہ پارٹی بدستور اقتدار سے باہر رہے گی۔ اور ملک کا نظام جو بڑی سخت سیکولر بنیادوں پر کمال اتاترک کے وقت سے چلا رہا ہے بدستور ایسا ہی رہے گا۔ ترکی کے آئین کے مطابق کسی مذہب کو سرکاری سرپرستی حاصل نہیں۔ کسی مذہب کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے یا اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

14۔ خاکسار کے ہم زلف مکرم عبدالشکور صاحب قائد علاقہ خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازی خان ہیں۔

15۔ خاکسار کے نانا جان مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب تقریباً 35 سال بستی احمدیہ جھول ضلع رحیم یار خان کے صدر رہے۔

16۔ خاکسار کے ماموں کے لڑکے عزیزم عبدالقدیر صاحب قمر مربی سلسلہ ہیں اور اسیر راہ مولیٰ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

17۔ خاکسار کے ماموں کے دوسرے لڑکے مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان ہیں۔

18۔ خاکسار کی ماموں زاد بہن مجیدہ بیگم صاحبہ لجنہ صادق آباد شہر کی صدر ہیں۔

ضرورت برائے کمپیوٹر انسٹرکٹر

○ ایوان محمود ربوہ میں کمپیوٹر ٹریننگ کی کلاسز شروع کی جارہی ہیں جس کے لئے ایک انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ قائم کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

○ مکرم ملک انور احمد صاحب نائب ناظم وقف جدید مجلس انصاراللہ راولپنڈی کی بائیں آنکھ کا اپریشن محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنکھ کی بینائی بھی صاف طور پر بحال ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم سابق خادم بیت مبارک ربوہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں ان کا ہرنیاں کا اپریشن مورخہ 95-12-27 کو ہوا ہے۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ولد چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چک نمبر 121 ج۔ب گوکھوال فیصل آباد کو مورخہ 95-12-4 کو دیرینہ دشمنی کی بنا پر 45 سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی بلندی درجات اور سوگوار لواحقین کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ رضوانہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم صوبیدار محمد اشرف خان صاحب جو کہ مکرم ملک شکیل احمد ابن مکرم میاں نسیم احمد بھیروی کی اہلیہ تھیں مورخہ 29 دسمبر کی صبح پانچ بجے بعمر 27 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ حطام النساء بیگم صاحبہ وصیت نمبر 4263 اہلیہ شیخ محمد رفیق صاحب نے الہ آباد سے وصیت کی تھی۔ ان کے بیٹے محمد افضل صاحب اور محمد افضال صاحب 1962ء میں کراچی میں تھے۔ وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

طاہر ٹائپنگ کلب ایوان محمود

○ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت ایوان محمود میں طاہر ٹائپنگ کلب قائم ہے۔ ٹائپنگ سیکھنے کے خواہشمند احباب جماعت رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت)

پہلا ہفتہ تعلیم و تربیت

○ 5۔ جنوری 96ء تا 11 جنوری 96ء پہلا ہفتہ تعلیم و تربیت منایا جارہا ہے تمام ناظمین اطفال یہ ہفتہ منا کر مرکز میں رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

نظارت تعلیم کے اعلانات

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے فل ٹائم دو سالہ فاؤنڈیشن کورس میں داخلہ کے لئے Aptitude Test کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ بروز جمعہ 2۔ فروری 1996ء کو کراچی حیدر آباد۔ لاہور اسلام آباد پشاور فیصل آباد ملتان اور کوئٹہ میں ہوگا۔

اہلیت۔ (1) زیادہ سے زیادہ عمر 25 سال (2) انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45% نمبر حاصل کئے ہوں داخلہ ٹیسٹ (3) گھنٹے کا اور 200 نمبروں پر مشتمل ہو گا۔ اس میں Arithmatic انگریزی اور جنرل نالج کے سوالات ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ کی فیس چھ سو روپے ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13۔ جنوری 96ء مقرر ہے۔

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ کی تاریخ میں توسیع

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے ایم ایس سی' ایم بی اے' اور ایم پی اے (مختلف مضامین) میں داخلہ کے لئے 28۔ دسمبر 1995ء تک درخواستیں طلب کی تھیں۔ اب اس پروگرام میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ اور درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 جنوری 96ء مقرر کی گئی ہے۔

خواہشمند طلبہ بروقت داخلہ کی کارروائی کریں۔ جو احمدی طلبہ داخلہ لے رہے وہ نظارت تعلیم سے راہنمائی حاصل کریں۔

اعلان داخلہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز H-9 اسلام آباد

○ جنوری 96ء سے شروع ہونے والے درج ذیل کل وقتی لینگویج کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں:۔

کورس (A) ایم اے اردو دورانیہ 24 ماہ (چار سمسٹرز) کم از کم قابلیت بیچلرز ڈگری کم از کم سیکنڈ ڈویژن

کورس (بی) ایڈوانس ڈپلومہ انگریزی دورانیہ 12 ماہ (دو سمسٹرز) کم از کم قابلیت بیچلرز ڈگری یا انٹرمیڈیٹ مع این آئی ایم ایل سے انگلش لینگویج میں ڈپلومہ یا اس کے مساوی

ی غیر ملکی طلبہ بوساطت وزارت تعلیم درخواست دیں گے۔ درخواتیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 جنوری 1996ء مقرر ہے۔

درخواست فارم اور پراسپکٹس بذریعہ ڈاک 120 روپے اور نقد 100 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ چندہ وقف جدید کی بھرپور وصولی کا اہتمام فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنائیں۔

مطالعہ کتب برائے اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ جنوری 96ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب مقرر کی گئی ہے:۔

"حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی کی بندرگاہ میں آگ لگنے سے پورا شیڈ جل گیا۔ اربوں کے نقصان کا خدشہ ہے۔ آگ صبح چھ بج کر منٹ 20 پر لگی۔ کیمیکل کی وجہ سے دھماکے شروع ہو گئے اور شعلوں نے پوری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ' بلدیہ اور بحریہ کے فائر بریگیڈوں کی تیس گاڑیوں نے 11 گھنٹے کے بعد آگ پر قابو پایا۔ شیڈ میں ٹائر پلاسٹک اور دوسرا الیکٹرونکس کا اربوں روپے کی مالیت کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ شعلے اور دھوئیں دور سے نظر آ رہے تھے۔ شہریوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔ آگ لگنے کے واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ بھکر کے مین بازار میں حبیب مارکیٹ کے جنوبی گیٹ میں ایک دکان میں دھماکہ کے نتیجے میں 3۔ افراد ہلاک اور 21 زخمی ہو گئے۔ سات دکانیں منہدم ہو گئیں۔ یہ دھماکہ ایک دکان میں موجود پوٹاش کی وجہ سے ہوا۔ لوگ اسے بم کا دھماکہ سمجھتے رہے۔

○ یکم جنوری سے بھارت کو پاکستان کا پسندیدہ تجارتی ملک کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اب پاکستان بھارت کی درآمدات پر اور بھارت پاکستان کی درآمدات پر پابندی نہیں لگا سکے گا۔ ڈیوٹی اور ٹیکسوں میں کمی کی جائے گی۔ تجارت کا یہ آغاز ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کا جنرل ٹریڈ ایگریمنٹ ختم ہونے سے ہو رہا ہے۔ یکم جنوری 1996ء سے نیا تجارتی معاہدہ نافذ العمل ہو رہا ہے۔ اس کے تحت ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے رکن 120 ممالک درآمدات پر سے 35 فیصد ٹیکس ختم کر دیں گے۔ امیر ممالک کو ٹیکسٹائل کوٹہ ختم کرنا پڑے گا۔

○ 30۔ دسمبر کو ملک بھر میں ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر ہڑتال اور پہیہ جام کی اپیل پر ملک بھر میں ملا جلا ردعمل رہا۔ عمومی تاثر یہ ہے کہ ہڑتال قدرے کامیاب رہی مگر پہیہ جام ناکام رہا۔ گوجرانوالہ اور لاہور میں تصادم آنسو گیس پھینکنے کے واقعات اور پتھراؤ ہوا۔ لاہور میں جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ کے قریب پولیس اور کارکنوں میں زبردست جنگ رہی۔ لاہور کراچی راولپنڈی فیصل آباد حیدر آباد کوئٹہ سرگودھا جھنگ پشاور اور دیگر بڑے شہروں میں کئی تجارتی مراکز بند اور کئی جگہ کھلے بھی رہے۔ تاہم پرائیویٹ اور پبلک ٹرانسپورٹ رواں دواں رہی۔ بعض جگہوں پر ٹرانسپورٹ کو روکنے کی کوشش کہیں کامیابی اور کہیں ناکامی سے ہمکنار ہوتی رہی۔ ہڑتال کے دوران مختلف علاقوں میں 500 سے زائد کارکن زخمی ہوئے جبکہ 300 ایسے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا جو ٹرانسپورٹ رکوانے یا دکانیں بند کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کراچی میں ہڑتال خاصی کامیاب تھی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا کہ عوام نے نام نہاد ملی کونسل کے رجعت پسندوں کی کال مسترد کر دی۔ انہوں نے عوام کو مبارک دی کہ انہوں نے ملی کونسل کی کال پر لبیک نہیں کہا۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا کہ پہیہ چلا کر عوام نے اپوزیشن کو آئینہ دکھایا ہے۔ عوام نے اپوزیشن لیڈر کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی نے دعویٰ کیا کہ پہیہ جام ہڑتال کامیاب رہی۔ عوام پیپلز پارٹی کی کارکردگی سے مطمئن نہیں رہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ بظاہر اسلامی تحریکوں کا حکومت تک پہنچنا مشکل نظر آتا ہے۔

○ ایران نے امریکہ کے خلاف جوابی اعلان جنگ کر دیا ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ نے ایسا خصوصی فنڈ قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے جس کی مدد سے خفیہ سروس میں توسیع کی جائے گی اور اسلامی ممالک میں امریکیوں کے خلاف کارروائیوں کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے گا۔ یہ سرمایہ امریکہ کی استعماری پالیسی کا مقابلہ کرنے پر خرچ ہو گا۔ حکومت کو اس رقم کی ضرورت ہے کہ تاکہ وہ امریکہ کی سازشوں کا توڑ کر سکے یہ باتیں ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر علی اکبر ناطق نوری نے ایوان سے خطاب کرتے ہوئے بیان کیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ کی طرف سے ایران کے خلاف خفیہ آپریشن کی تیاری کی گئی ہے تو یہ پاکستان کی حکومت اور عوام کے لئے باعث تشویش ہے کیونکہ پاکستان کے ایران سے قریبی تعلقات ہیں۔ پاکستان نے امریکہ ایران صلح کرانے کی بھی پیشکش کی ہے۔

○ گرفتار [illegible] فوجی افسروں کے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی اٹک میں شروع ہو گئی ہے۔ فیلڈ جنرل کورٹ مارشل کے سربراہ میجر جنرل زاہد حسین کے علاوہ بریگیڈئر اور کرنل کے عہدہ کے چار افسر بھی عدالت میں شامل ہیں۔ چاروں فوجی افسروں پر فوجی ڈسپلن کی خلاف ورزی' ملک کے خلاف جنگ شروع کرنے' اور حکومت سے وفاداری ختم کرانے کی سازش کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ گرفتار شدہ فوجی افسران کو اپنی پسند کا وکیل کرنے کی اجازت دی گئی ہے تاہم پریس کو اس کورٹ مارشل کارروائی سے دور رکھا گیا ہے۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما کے ایل ایڈوانی نے بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر پاکستان کے خلاف جنگ کرے۔ پاکستان دہشت گردوں کی مدد سے بھارت کے خلاف سرد جنگ کر رہا ہے۔ اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے مسٹر نواز شریف کے اس اعلان پر کہ 1996ء تبدیلی کا سال ہو گا' تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف نے تو 1995ء کو بھی تبدیلی کا سال کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں بڑے بڑے تجربات ہوئے ہیں خدا کے لئے اسے کچھ دیر چلنے دیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ صرف ایک دھکا اور دینے کی ضرورت ہے اور حکومت گر جائے گی۔ اس سال غریبوں کے خواب ضرور پورے ہوں گے۔ ضرورت پڑی تو کال دوں گا۔ لوٹوں اور لیٹروں سے نجات کے لئے قوم کو تیار کر رہے ہیں۔ ڈگڈگی بجانے والے اور وفاداری بدلنے والے عوام کی خدمت نہیں کر سکتے۔ غریب کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔ حکمران اقتدار بچانے کے لئے قوم کی تقدیر سے کھیل رہے ہیں۔ کراچی کی صورت حال خراب کرنے میں بے نظیر ملوث ہیں۔ انہوں نے یہ باتیں مخدوم رشید ضلع ملتان میں جلسہ عام سے خطاب اور ملتان میں بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے اس کے علاوہ دیگر مختلف جگہوں پر بھی مختصر خطابات کئے۔ انہوں نے نواب زادہ نصراللہ خان کی پوتی کی شادی پر ریسٹ ہاؤس کی تزئین و آرائش پر لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کو افسوسناک قرار دیا اور کہا کہ قوم ایک ایک پائی کا حساب لے گی۔

○ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں نواز شریف کے بیان سے مجھے شدید رنج ہوا ہے۔ ریسٹ ہاؤس کی مرمت کے خرچ کو سلامی قرار دینا اور دوسرے الزامات سے بڑی کردار کشی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے بھی نواب زادہ نصراللہ خان کی کردار کشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اخبارات ثبوت کے بغیر منہ پر کالک مل دیں تو اس سے جمہوری نظام کو کیا فائدہ ہو گا۔

○ ایک سروے کے مطابق عوام میں مایوسی بڑھ رہی ہے۔ صرف 42 فیصد افراد نے نیا سال گذشتہ سال سے بہتر ہونے کی توقع ظاہر کی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر بھارت سے مضبوط تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔ ہم تھرڈ آپشن یا خود مختار کشمیر کے تصور کو مسترد کرتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن جلتی پر تیل کے مترادف ہیں۔

برائے فروخت
● پلاٹ 5½ مرلہ
● پانچ مرلہ جدید خوبصورت مکان
واقع رحمان کالونی ربوہ (نزد بیت الاقصیٰ)
رابطہ
حکیم محمد اسحٰق ظفر فون 493
39/A گلی 4 رحمن کالونی ربوہ

قیمتی سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 5-6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 10-11-12 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 15-16 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 20-21-22-23 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

مرض اٹھراء کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھراء
نرخنامہ :- 20 گرام فی شیشی 30/-
60 " " 90/-
100 " " 150/-
اکسیر اولاد نرینہ کورس 250/-
سٹاکسٹس کو معقول کمیشن
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 04524 - 212434